2017年11月1日ジャング紙ラホール版1面

جھوٹی رپورٹ درج کرانے والوں کو سزا ملے گی

ایف آئی آر کا نظام بہتر بنانے کیلئے قانون تیار

گرفتار شخص کو گرفتاری کی وجوہات سے آگاہ کیا جائیگا، اہل خانہ کو مطلع اور وکیل سے رجوع کرنیکی اجازت ہوگی، مسودہ

اسلام آباد (انصار عباسی) ایف آئی آر کے نقائص سے بھرپور موجود نظام کے حد سے زیادہ اور وسیع پیمانے پر ہونے والے غلط استعمال کو روکنے کیلئے، وزارت قانون نے اصلاحاتی قانون کا مسودہ تیار کیا ہے جس کی مدد سے ایسے لوگوں کیلئے سزائیں تجویز کی گئی ہیں جو دوسرے لوگوں کے غلط نام پولیس رپورٹ میں درج کراتے ہیں۔ قانون منظور اور نافذ ہونے کی صورت میں پولیس کو اس بات کا پابند بنائے گا کہ جس شخص کو گرفتار کیا جا رہا ہے اسے تحریری طور پر آگاہ کیا جائے گا کہ اسے کیوں گرفتار کیا جا رہا ہے جبکہ زیر حراست شخص کو اپنے اہل خانہ کو آگاہ کرنے اور وکیل سے رجوع کرنے کی بھی اجازت ہو گی۔ ایف آئی آر کا موجودہ نظام سنگین نقائص سے پُر ہے اور لوگ اپنے ذاتی مفادات اور دشمنیوں کی وجہ سے معصوم افراد کو قتل، چوری وغیرہ جیسے فوجداری مقدمات میں پھنسانے کیلئے اس کا بھرپور انداز سے غلط استعمال کرتے ہیں۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ وزارت قانون نے ضابطہ فوجداری (ترمیمی) بل 2017ء کا مسودہ تیار کر لیا ہے جس میں اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کسی پر جھوٹا الزام عائد کرنے پر شکایت کرنے والے اور پولیس دونوں کو سزا مل سکے۔ قانون کے مسودے میں ضابطہ فوجداری 1898ء میں چند ترامیم کی تجویز پیش کی گئی ہے جس کے تحت ضابطہ فوجداری کے ایکٹ پنجم میں سیکشن 54A شامل کیا جائے گا (1) جس کے تحت جیسے ہی کسی شخص کو گرفتار کیا جائے گا اور اسے فوری طور پر جیل بھیجے جانے کی صورت میں؛ ڈیوٹی پر موجود پولیس افسر (اول) تحریری طور پر اسے بتائے گا کہ وہ کیا وجوہات تھیں جن کی بنیاد پر اسے گرفتار کیا گیا ہے؛ (دوم) گرفتار یا زیر حراست شخص کو اپنے اہل خانہ کو اپنی گرفتاری سے آگاہ کرنے کی اجازت دی جائے گی؛ (سوم) زیر حراست شخص کو وکیل سے رجوع کرنے اور اپنی پسند کے وکیل سے اپنے دفاع میں کارروائی کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ (2) زیر حراست شخص اور اس کے وکیل کے درمیان ہونے والی بات چیت مکمل طور پر خفیہ ہو گی اور کسی تیسرے شخص کو اس بات چیت میں شرکت کرنے یا مشورے میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہو گی۔ قانون کے مسودے میں ایکٹ پنجم کے سیکشن 154ر میں بھی ترمیم کی تجویز دی گئی ہے جس کے تحت ’’اگر کسی پولیس اسٹیشن کا انچارج افسر عدالت کیلئے قابل سماعت جرم کے ارتکاب کی معلومات ریکارڈ پر لانے سے انکار کرتا ہے تو مدعی سیکشن 190ر کے تحت متعلقہ مجسٹریٹ سے شکایت کر سکتا ہے۔ ایکٹ پنجم کے سیکشن 190ر میں بھی ترمیم کی تجویز دی گئی ہے جس کے تحت ’’اگر مجسٹریٹ سمجھتا ہے کہ انچارج پولیس افسر نے عدالت کیلئے قابل سماعت جرم کی معلومات ریکارڈ پر درج نہیں کی تو وہ مذکورہ پولیس افسر کو اظہار وجوہ (شوکاز نوٹس) جاری کر سکتا ہے کہ وہ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہو کر مطمئن کرنے کی کوشش کریں کہ اس پولیس افسر کیخلاف تعزیرات پاکستان (ایکٹ XLV برائے 1860) کے سیکشن 166ر کے تحت کارروائی کیوں نہ کی جائے۔ ایکٹ پنجم کے سیکشن 245ر میں بھی ترمیم کی تجویز پیش کی گئی ہے جس کے تحت ’’(3) حتمی فیصلے کا اعلان کیے جانے کے وقت، اگر مجسٹریٹ سمجھتا ہے کہ مدعی نے ملزم کو جھوٹے مقدمہ میں پھنسانے کی کوشش کی ہے تو وہ ایسے مدعی کو اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کرے گا کہ مدعی مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہو کر اسے مطمئن کرے کہ کیوں نہ اس کیخلاف تعزیرات پاکستان کے سیکشن 182ر کے تحت کارروائی کی جائے۔ (4) اگر مذکورہ مدعی مجسٹریٹ کو مطمئن کرنے میں ناکام رہا تو مجسٹریٹ اس پر فرد جرم عائد کرتے ہوئے اسے سزا سنائے۔ ایکٹ پنجم 1898ء کے سیکشن 256H میں بھی اسی طرح کی ترمیم کی تجویز پیش کی گئی ہے۔